تقلید اور اس کے نتائج

حافظ محمد عمران تبسم
حافظ آباد

آج کے اس پُرفتن دور میں طرح طرح کے فتنے ابھر رہے ہیں۔ ان فتنوں نے اسلام کا نام لے کر مسلمانوں کو پارہ پارہ کر دیا ہے اور ان ہی کی وجہ سے مسلمانوں کا تشخص مجروح ہو رہا ہے۔ ان فتنوں میں فتنہ تقلید بھی ہے، جس سے مسلمان زیادہ افتراق کا شکار ہوئے ہیں۔

تقلید عقائد کا مسئلہ ہے۔ جس کا عقیدہ درست ہوا' اس پر اعمال کی عمارت بھی درست ہوگی اور جس کا عقیدہ درست نہ ہوا' ان کے اعمال بھی درست نہیں ہوں گے۔ ہمارا اور احناف کا بڑا اختلاف بھی مسئلہ تقلید ہے۔ احناف کہتے ہیں کہ جن مسائل کا واضح حل قرآن وسنت سے نہیں ملتا' ہم ان مسائل میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرتے ہیں۔ جبکہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔ سینکڑوں مسائل ایسے ہیں' جن کا واضح حل قرآن وسنت کی روشنی میں ملتا ہے اور احناف ان مسائل کو ترک کر دیتے ہیں اور ان مسائل پر علماء کی متعدد کتب موجود ہیں۔ جب کہ اہل حدیث کا واضح عقیدہ ہے' جن مسائل کا واضح حل قرآن و سنت کی روشنی میں نہیں ملتا۔ ان مسائل میں اجتہاد کیا جائے' جس کا اجتہاد قرآن وسنت کے زیادہ قریب ہوگا۔ اس پر سرِخم تسلیم کر لیا جائے گا اور جب کہ مقلدین یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اجتہاد کا دروازہ بند ہے اور تقلید شخصی واجب ہے۔

تقلید کہتے ہیں کسی خاص امام کے قول کو بغیر دلیل کے تسلیم کرنا تعصب اور ضد کو نہ چھوڑنا یہ عقیدہ قرآن وسنت کے مخالف ہے اور مسلمانوں کا درست عقیدہ یہ ہے کہ اجتہاد کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا اور جو اس کے اہل نہ ہوں' وہ اجتہاد کرتے رہیں گے اور تقلید ناجائز ہے۔ اس میں مختصراً درج ذیل مفاسد پائے جاتے ہیں:

(۱) انکارِ قرآن کریم۔ (۲) انکارِ حدیث۔ (۳) تحریف (۴) تعصب۔ (۵) عناد اور ضد بازی۔ (۶) فرقہ بازی۔ (۷) اختلاف اُمت۔ (۸) دین اسلام کو مذاہب تک محدود کرنا۔ (۹) جہالت۔ (۱۰) حق کو چھپانا۔ (۱۱) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار کرنا۔ (۱۲) بدعات کا کرنا۔ (۱۳) اجتہاد کا دروازہ بند ہونے کا دعویٰ۔ (۱۴) شریعت سازی۔ (۱۵) روشنی ہوتے ہوئے اندھیرے میں رہنا۔ (۱۶) تاویل ناجائز کرنا۔

اب ہم احناف مقلدین کا کچھ کردار ذکر کرتے ہیں۔

(۱) انکارِ قرآن کریم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿انما المؤمنون الذین اذا ذکر الله وجلت قلوبهم واذا تلیت علیهم ایاته زادتهم ایمانا وعلی ربهم یتوکلون﴾ (سورۃ الانفال:۲)

''بے شک مومن کا ایمان اللہ تعالیٰ پر بڑھتا ہے۔ (مختصر ترجمہ)

جب کہ احناف کہتے ہیں کہ ایمان کم اور زیادہ نہیں ہوتا۔ (شرح العقائد)

(۲) انکارِ حدیث

صحیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی میں صرف آٹھ رکعات نمازِ تراویح پڑھی ہیں۔ (بخاری)

جب کہ احناف آٹھ رکعت کے منکر ہیں' جیسا کہ دار العلوم دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا انور شاہ کاشمیری حنفی دیوبندی لکھتے ہیں کہ یہ تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تراویح آٹھ رکعت تھی' اور کسی ایک روایت سے بھی یہ ثابت نہیں کہ آپ نے رمضان میں تہجد اور تراویح الگ الگ پڑھی ہوں۔ (العرف الشذی جلد:۱/۱۶۶)

ایک حنفی نے لکھا ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز مغرب سے قبل دو رکعت نفل کا پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ چونکہ ہم حنفی ہیں' اس لیے ہم نہیں پڑھتے۔

(۳) تحریف

مصنف ابن ابی شیبہ میں لفظ تحت السرۃ زیادہ کرنا مطبع ادارۃ القرآن کراچی جب کہ بیروت اور مصر کے مطبع میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

(۴) تعصب

تعصب مقلدین کا پیشہ ہے۔ جیسا کہ مولانا محمود الحسن دیوبندی مسئلہ بیع خیار میں فرماتے ہیں کہ اس میں حق اور ترجیح امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو ہے۔ ہم مقلدین ہیں اس لیے ہم اپنے اوپر امام صاحب کی تقلید واجب سمجھتے ہیں۔ (تقریر ترمذی:۳۶)

(۵) عناد اور ضد بازی

ہمیشہ کے لیے ایک ہی طریقہ پر رہنا اور جب کوئی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کر رہا ہو تو اس کے ساتھ بغض عناد اور حسد کرنا اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہنا اور خصوصاً آج کے مقلدین احناف کا پیشہ بنا ہوا ہے کہ اہل حدیث کو بدنام کرنا۔ حالانکہ اہل حدیث پر طعن کرنے والے شخص کے بارے میں محدث امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ہے کہ جو شخص اہل حدیث پر بدظنی کر رہا ہو وہ زندیق ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ:۲/۵۲۱)

(۶) فرقہ بازی

تقلید کا اصل سبب فرقہ بازی ہے۔ جیسا کہ شاہ ولی

اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تیسری ہجری تک مسلمان ایک پلیٹ فارم پر جمع تھے وہ کسی خاص امام کی تقلید نہ کرتے تھے۔(حجۃ البالغۃ:۱/۲۸۳)

اُمت مسلمہ کے افتراق کا ہی تقلید شخصی اصل سبب ہے۔جس کی وجہ سے اُمت مسلمہ افتراق کا شکار ہے۔

(۷) اختلاف اُمت بھی تقلید کے اسباب میں سے ہے۔ جیسا کہ علامہ عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ اور زیلعی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر چیز کی آفت تقلید ہے۔(البنایہ شرح الحدایع:۱/۳۱۷، نصب الرایہ:۳/۲۲۸)

آج کے دور میں جتنے اختلاف ہیں اس کا اصل سبب تقلید شخصی ہے۔کیونکہ اختلاف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آئمہ دین میں بھی تھا۔لیکن ان کا رجوع کتاب وسنت کی طرف تھا۔لیکن مقلدین کا رجوع اپنے امام کے قول کی طرف ہوتا ہے۔جس کی وجہ سے اختلاف باقی ہیں۔

(۸) دین اسلام کو اپنے مذہب تک محدود کرنا اور یہ کہنا جو مذہب اربعہ سے خارج ہو تو وہ گمراہ ہے۔یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہے۔ بہت سے ایسے مسائل ہیں جو آئمہ اربعہ سے نہیں ملتے۔

(۹) جہالت

تقلید کے اسباب میں سے ایک سبب جہالت ہے۔ جیسا کہ امام زیلعی حنفی فرماتے ہیں کہ مقلد خطا کار اور جاہل ہیں۔(نصب الرایہ:۳/۲۲۸)

(۱۰) حق کو چھپانا

مقلدین کے اصول میں سے ہے۔مثلاً ایک صحیح صریح حدیث کو پیش کیا جائے تو اس حدیث کے اصل مقصد کو چھپا کر تاویل یا جواب دیتے ہیں یا حدیث کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔

(۱۱) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار کرنا

نبی علیہ السلام نے سفر دو رکعت نماز پڑھی اور جمع بین الصلاۃ تین پڑھی ہے اور پھر یہ فرمایا کہ یہ اللہ کی طرف سے رخصت ہے اور رخصت نعمت ہے۔لیکن احناف مقلدین یہ حدیث قبول نہیں کرتے۔

(۱۲) بدعات کا عام کرنا

آج کے جتنے مقلدین ہیں وہ بدعات کے مرتکب ہیں۔مختلف طریقوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ان طریقوں کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

حنفی، دیوبندی، حیاتی، مماتی، گجراتی گروپ، ملتانی گروپ، بریلوی، چشتی، قادری، نقشبندی وغیرہ وغیرہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کو چھوڑ کر اپنی طرف سے انکار کے لیے مخصوص اوقات کا تعین کرنا۔یہاں ایک دو مثالیں کافی ہیں۔اس مسئلہ پر علماء کی متعدد کتب موجود ہیں۔

(۱۳) اجتہاد کا دروازہ بند ہونے کا دعویٰ

یہ دعویٰ بالکل باطل ہے۔اجتہاد اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔اجتہاد کے بند ہونے کے دعویٰ کے بارے میں مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی فرماتے ہیں:''جس نے یہ کہا کہ اجتہاد کا دروازہ بند ہو چکا ہے وہ رجم بالغیب ہے۔جس نے یہ دعویٰ کیا کہ اجتہاد مطلق ائمہ اربع کے ساتھ ختم ہو چکا ہے تو وہ شخص خود گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہا ہے۔'' (النافع الکبیر)

(۱۴) اندھیرے میں رہنا

تقلید اندھیرے کا نام ہے۔کیونکہ مقلد صرف اپنے مذہب تک نظر رکھتا ہے اور باقی آئمہ دین سے جاہل ہوتا ہے۔جیسا کہ امام ابن عابدین شامی حنفی فرماتے ہیں کہ اپنے نفس کو اندھیرے سے نکال دو اور تحقیق کے چراغ طلب کروں۔(حاشیہ ردالمختار:۱/۵۱)

(۱۵) تاویل ناجائز کرنا

یہ بھی مقلدین کا کردار ہے۔مثلاً اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات میں تاویل کرنا۔مثلاً ید کا معنی قدرت۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جامعہ سلفیہ کے سفیر

محمد طاہر

جامعہ سلفیہ چار دیواری میں قید سنگ و خشت کی بنی کسی عمارت کا نام نہیں، اس کا پرتو اور عکس خطہ ارضی کے ہر گوشہ میں دیکھا جا سکتا ہے جو اس ادارے کا چلتا پھرتا روپ ہے اور وہ زمان و مکان کی قید سے آزاد ہے وہ ہے ''ابنائے سلفیہ''۔

جامعہ اپنے تعلیمی دورانیے میں دراصل ایک چراغ روشن کرتا ہے جو جہالت اور بدعملی کے اندھیروں میں قرآن وسنت کی روشنی بکھیرتا ہے یا علم وفیض کا ذہنی چشمہ جاری کرتا ہے جہاں سے قرآن وسنت کے تشنہ لب اس آب حیات سے اپنی مسیحائی کرتے ہیں۔

انہیں اعزازات کی بنا پر جامعہ اور ابنائے جامعہ ممیز اور ممتاز نظر آتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ جامعہ کے طالب علم کا عمل عوام الناس میں شرعی محبت کا سا درجہ رکھتا ہے۔

کیسے.........؟ گزشتہ دنوں ایک چھوٹے سے واقعہ نے مجھ پہ یہ عقدہ کھولا۔محلہ کی مسجد میں کسی ایسے مسئلے کی گرہ کھلی لوگ تذبذب کا شکار ہو گئے۔جائز ناجائز، روا ناروا کا قضیہ کھڑا ہو گیا۔حسن اتفاق کہ وہاں جامعہ کے کچھ طلباء بھی موجود تھے، بے ساختہ لوگوں کی نظریں ان کی طرف ہوئیں ان سے گویا استفسار تھا اور قول فیصل کی امید تھی۔بات موقف کی نہیں لوگوں کے اعتماد کے حالت کی ہے۔سفیران جامعہ نے زیر بحث مسئلہ کو ناروا قرار دے دیا بس اتنا کہنا تھا امام اور مقتدی بعد المشرقین پہ جا کر کھڑے ہو گئے۔مختلف زبانیں گویا ہوئیں جس عمل کو جامعہ کے طالب علم ناروا قرار دیں وہ جائز کہاں؟

آن کی آن میں منظر بدل گیا۔

قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

آخر ایسا ہوتا کیوں نہ؟ شخصی تقلید اور تعصب سے بالاتر تعلیم کا انتظام اس قدر اہتمام کے ساتھ اور کہاں ہے؟

ایسے صاحب نظر وفکر دانشور شیوخ کرام اور کسی دارے کو میسر ہیں۔تربیت کے خاص مراحل سے گزر کر طالب علم گویا سونے سے کندن بنتا ہے تو اعتماد کیوں نہ ہو؟